پادری صاحب۔ آپ کو جواب نہین ملیگا۔

مین۔ پھر وعظ بھی نفرمائیے۔

پادری صاحب۔ ہم وعظ کہینگے مگر جواب نہ لینگے۔

مین۔ جب آپسکے وعظ پر اعتراض ہو اور آپ اسکو رفع نہ کرسکین تو ایسا وعظ کرنا سراسر بے سود ہے۔

پادری صاحب۔ تم چلے جاؤ دق نہ کرو۔

مین۔ دق کرنا کسکو کہتے ہین مین نہایت عجز سے دین عیسوی کے مسائل دریافت کرتا ہون۔

پادری صاحب۔ جاؤ ہم تمکو نہین بتاتے۔

مین۔ اچھا تم بھی میلہ مین سے چلے جاؤ ورنہ اپنے وعظ کو حقانی ثابت کرو۔

پادری صاحب۔ ہم تمھارا بہت ادب کرتے اور آپ کی عزت قایم رکھتے ہین تم چلے جاؤ۔

مین۔ کیا مجھسے کچھ بے ادبی اور بے عزتی بھی کرتے حالانکہ مین ایک مستفسر عبارت انجیل ہون جسکا وعدہ ایکسال سے پورا نہوا۔

پادری صاحب۔ تم بہت بک بک کرتے ہو چلے جاؤ۔

مین۔ نہین صاحب بدون جواب پائے آپ کا پیچھا نہ چھوڑون گا۔

پادری صاحب۔ ہم تمھاری نالش کرین گے کہ تمنے ہمارا وعظ بند کردیا۔

مین۔ انجیل کے نوشتے کے خلاف ہی کروگے کیونکہ اسمین آپ لوگون کو حکم ہے کہ جب وے تمہین ایک شہر مین ستاوین تو دوسرے مین بھاگ جاؤ۔ متی ۱۰ باب ۲۳ اور ۲ باب ۱۳۔ اور ۴ باب ۱۲ و ۱۳۔ جو تیرے داہنے گال پر طپانچہ مارے دوسرا بھی اسکے طرف پھیر دے۔ متی ۵ باب ۳۹۔ اگر کوئی تیری قبا لے تو کرتہ کو بھی اوسے لینے دے متی ۵ باب ۴۰۔ جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار لے جاے اوسکے ساتھہ دو کوس چلا جا۔ متی ۵ باب ۴۱۔ اپنے دشمنون کو پیار کرو جو تم سے کینہ رکھین ان کا بھلا کرو جو تمھین دکھ دین اور ستاوین ان کے لئے دعا مانگو۔ متی ۵ باب ۴۴۔ وغیرہ۔

یہان آپکو ستایا نہین اگر خدانخواستہ ستاتے تب آپ کو دوسرے شہر مین بھاگ جانا لازم تھا۔

آپ کے داہنے گال پر طپانچہ نہین لگا اگر خدانخواستہ ایسی حرکت کوی جاہل کرتا تو آپ کو دوسرا بھی اسکے طرف پھیر دینا فرض تھا۔

یہان آپکی کسی نے قبا نہین لی ورنہ آپ کو کرتا بھی دینا پڑتا۔

یہان آپکو بیگار مین نہین پکڑا ورنہ آپ کو دو چند بیگار کرنا واجب تھا۔ وقس علیٰ ہذا۔

آپ بخلاف ان ہدایتون کے خواہ مخواہ ہم پر اولٹی نالش کرنے اور ستانے کی دھمکی دیتے ہین اگر ہماری آپ نالش کرین اور ستاوینگے تو انجیل ہماری تصدیق اور آپ کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔

پادری صاحب۔ تو کیا بیوقوف اور شریرون کو سزا نہ دیجاوے۔

مین۔ کیا خوب۔ آپ انجیل کی اصلاح فرماتے ہین۔

پادری صاحب۔ انجیل مین بے وقوف اور شریرون کو سزا دینا لکھا ہے۔

مین۔ تو انجیل اپنے ایک دوسرے حکم کی مکذب ہوی اگر ایسا ہی تو خوب ہی پس یہان سے چند باتین مستنبط ہوئین۔

اوّلاً۔ انجیل کے کسی حکم کا اعتبار نہ رہا کیونکہ اسکے احکام مین باہم مخالفت ہے۔

ثانیاً۔ اسلامی جہاد آپ کی تقریر سے بخوبی ثابت ہوا کیونکہ اس مین صرف بیوقوف اور شریر کو سزا دیجاتی ہے

ثالثاً۔ مسائل انجیل اصلاح طلب ہین۔ اچھا یہہ تو فرمائیے کہ انجیل کی کس آیت مین ایسے جہاد کا حکم ہے۔

پادری صاحب۔ ہم تم کو نہین بتاوینگے۔

یہہ کہکر پادری اسکاٹ صاحب چلدئے اور غیظ و غضب مین دور تک کچھہ کہتے چلے گئے۔ بعد اسکے پھر کسی پادری کو اس میلہ مین وعظ کی جرات نہ ہوی۔

یہہ اسلامی صداقت کا اثر ہے۔ مگر ذرا پادری اسکاٹ صاحب وغیرہ کی تہذیب اور خوش خلقی کو ملاحظہ فرمائیے کہ کیا کچھہ ان کے منھہ سے نکلتا رہا۔

پادری صاحبان جہلا کے روبرو تو بڑے چوڑے لمبے دوراز قیاس اعتراض وارد کرتے اور جھوم جھوم کر وعظ کہتے ہین لیکن جب کوی واقف کار اون کے مقابل ہوتا ہے تو دُم دباکر چلدیتے ہین۔

اب ہم دیگر پادریون سے اعتراضات مذکورۂ بالا کے جواب طلب کرتے ہین۔ فقط۔

راقم سید غلام مولیٰ از بوڈاہری۔

رباعیات

معصوم صفت ہوکے گنہ گار ہون عیسیٰ
بے جرم و خطا آہ سزاوار ہون عیسیٰ
عیسائیون کے دین کا انصاف عطا دیکھہ
مجرم ہو جہان اور سزاوار ہون عیسیٰ

دیگر

کہتے ہین مجسم ہوا عیسیٰ مین ہے اللہ
خالق تھا پہ مخلوق کی خاطر مرا ناگاہ
کیا عقل ہے کیا دین ہے اللہ اللہ
لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ

دیگر

شراب و نان کو کہتے براہ نادانی
ہی خون و گوشت مسیحا غذای روحانی
عطا مسیح مقدس کی یہہ ہی ہی توقیر
غضب ہی نام ہوا سکا عشاء ربانی

راقم سید غلام مولیٰ عطا۔ از بوڈاہری

گواہی کے بارے مین اسلامی قانون

جس طرح ہر ایک درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہی اسی طرح ہر ایک مذہب اپنی حکمون اور تعلیمات کی عمدگی اور وسعت یا غیر عمدگی اور غیر وسعت سے شناخت کیا جاتا ہے ہر ایک مذہب کے دو حصے ہوتے ہین ایک حصہ اندرونی معاملات سے متعلق ہوتا ہے اور دوسرا بیرونی سے ان دونون قسم کے معاملات سے اس مذہب کے اصلی حالتین اور اغراض معلوم ہوتی ہین ایک مذہب کی جو اندرونی اور ذاتی تعلیمات اور اصلاحات ہین

ان پر بہت کم نظر ہوتی ہے کیونکہ ان سے غیرون کو چنداں تعلق اور سروکار نہین ہوتا لیکن بیرونی تعلقات اور احکامات کو بڑی غور سے دیکہا جاتا ہے اسلام جب دنیا مین آیا تو اوسکو اپنی اردگرد مختلف قومون اور مذہب کا جمگہٹا دیکہنا پڑا اسلام نے اپنی اور اپنی اردگرد کی متعلقین کے ساتہ ہمیشہ کے واسطے رابطہ پیدا کرتا تہا گو اور قومین اور مذہب والے اوسکو اپنا جدید بدخواہ یا دشمن خیال کرتے تہے مگر اسلام دراصل انکی دشمنی اور بیخ کنی کے واسطے نہین آیا تہا اسلام کا یہہ منشاء تہا کہ تمام قومین اور تمام اہل مذاہب ان باتون اور ان اصولون کے پیرو اور متقدی ہوجائین کہ جو دراصل ان کی بہبود اور بہتری کا باعث نہین حاشا وکلا اسلام کی یہ غرض نہ تہی کہ دنیا مین بدامنی پہیلاے اور لوگون کی خرابی اور بربادی کا باعث ہو۔

اسلام تو یہہ کہکر اٹہا تہا کہ تعالوا الی کلمۃ واحدۃ۔ انصاف پسند کہہ سکتے ہین کہ اسمین کیا برائی اور قباحت ہے کیا یہہ کلمہ واحد کوی نیا کلمہ ہے کیا یہ کلمہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے خلاف ہی تمام موسوی اور عیسائی سچے دل سے اپنے اپنے ہاتھون مین بائبل اور انجیل مقدس لیکر کہدین کہ کیا اسلام کی سواے توحید کے اور کوی غرض تہی اور فرد عات کو جانے دو اسلام کی اشاعت کا اصل الاصول کیا تہا کیا اسمین اور مذہب والون کی کوی تحقیر اور ہتک تہی اسلام نے اپنے انبای جنس کے ساتہ کوی بے انصافی اور برائی نہین کی اوس کا برتاؤ نہایت منصفانہ اور رحیمانہ رہا ہے جن کو آنکہین دی گئی ہین وہ دیکہتے ہین اور جنہین انصاف پسندی کے گوش و ہوش مل چکے ہین وہ سنتے ہین البتہ جنکی آنکہون پر تعصب کی پٹی باندہی گئی ہے وہ چلا چلا کر کہہ رہے ہین اسلام نے تمام مذاہب اور ادیان کی مخالفت کی اور وہ سب انکلون کی بیخ کنی کے واسطے آیا۔ باوجودیکہ اسلام کے ساتہ پہلے ہم جنسون نے کوئی نیکی نہین کی اسکی حق باتون کو بہی تعصب اور معاندت کی راہ سے صاف طور پر جہٹلایا لیکن اسلام نے ان کے ساتہ ایسی انصاف اور عدالت سے برتاؤ کیا ہے کہ الحق یہہ اوسی کا کام تہا۔ قرآن مجید کے پارہ ۶۔ سورۃ المائدہ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ ای ایمان والو ہر ایک گواہی سچی اور مطابق وقوعہ کے دو کسی قوم کی عداوت اور دشمنی کے باعث انصاف اور امر حق کو نہ چہوڑو اللہ تعالی کو حق بات ہی پسند ہے اور خداوند کریم اسی مین خوش اور راضی ہے کہ ہر ایک کے مقابلہ مین امر حق کا اظہار کیا جاوے۔ اس آیت کریمہ مین اللہ جل شانہ مسلمانون کو متنبہ کرتا ہی کہ اظہار واقعات کے بارے مین ہر ایک مسلمان کو راستی اور صداقت کی پیروی کرنی لازم ہی اگر ایک مسلمان سے کسی غیر مسلمان کی باہمی امور اور واقعات کا استفسار یا شہادت طلب کیجاے تو کسی کی رعایت نہ کرو جو امر اصل اور حق ہو وہی ظاہر کرو کسی مسلمان

فریق کی اسواسطے رعایت نہ کرو کہ اسکے مقابلہ مین
دوسرا فریق عیسائی۔ موسوی یا ہندو ہے غیر قوم
یا غیر مذہب کے ہونے سے اصلی واقعات کا چھپانا
یا کم و کاست بیان کرنا اسلامی اصولون اور دین
حق کی سخت منافی ہے اگر مسلمان جھوٹا اور جابر ہی
تو اوسکو کسی صورت مین بے گناہ ثابت کرنیکی کوشش
کرکے دوسرے مذہب والے کو شکست نہ دلاؤ۔ جو
امر حق ہے وہ ظاہر کرو کسی مسلمان کا بوجہ مسلم ہونے
کے یہہ حق نہین کہ دوسرے مسلمان سے اپنی تائید
مین جھوٹی گواہی دلائی اور نہ مسلمان با ایمان شاہد
کا یہہ فرض ہے کہ عدالت مین خواہ مخواہ غیر مذہب
والے فریق کے برخلاف شہادت دی اگر غیر مذہب
والا سچا ہے تو اوسکو عدالت مین زور سے سچا ثابت
کرو مسلمان کی کوئی رعایت اور پاسداری نہ ہو
رشتہ مذہبی اور چیز ہے اور اظہار اصلی واقعات
اور شئی۔ اسی کے بارے مین قرآن ایک اور جگہہ
پھر کہتا ہے "لا تکتموا الشہادۃ۔ یعنے کسی صورت مین
بھی اصلی شہادت کو نہ چھپاؤ۔ ان آیتون مین قرآن
مجید نے مسلمانون کو دوسرے لوگون کے ساتھ برتاؤ
رکھنے کا طریقہ تعلیم کیا ہے اسلام کی یہ تعلیم روز روشن
کے طرح ثابت کر رہی ہے کہ اوسکو اور قومون کے
ساتھ کوئی بھی تعصب اور بیجا ضد نہین ہے اسکا
یہ مدعا ہی نہین کہ مسلمانون کے دوسری قومون
کے ساتھ ایسی تعلقات ہون کہ جن مین انصاف
کا خون کیا جاے۔ اسلام نے اس امر کو جس شد و مد سے
بیان کیا ہے اس سے صاف طور پر مترشح ہوتا ہی کہ
اسلام کو ہر حالت مین انسانون مین ایسی امور کا پھیلانا
منظور ہے کہ جس سے دنیوی انتظام مین کوئی خرابی
نہ عاید ہو وہ لوگ جو اسلامی حکومتون مین بود و
باش رکھتے ہین اگر ان کی معاملات اور مقدمات
اسلامی عدالتون مین رجوع ہون تو فی الحقیقت انکو
انصاف لینے مین کوئی بھی خوف نہین کوئی مسلمان
گواہ اپنی مجموعہ قوانین کو مان کر کبھی بھی دوسری
قومون کے خلاف مین زبان وا نہین کر سکتا کسی
جج کا حوصلہ نہین کہ مذہبی مغایرت کے باعث کسی فریق
مقدمہ کو زک پہونچاے۔ بہرحال اسکو اسلامی قانون
کے موافق انصاف کرنا پڑیگا انصاف انصاف
اسلام نے کالے گورے۔ حبشی۔ یورپین۔ ہندو مسلمان
ہندوستانی۔ حجازی۔ ایرانی۔ کو معاملات مین
ایک ہی مد مین رکھا ہے۔ اس نے معاملات کے تصفیہ
اور انصاف دینے مین کوئی تمیز نہین رکھی اسلامی
قانون مین کالے گورے سب خدا کے بندے ہین عدالت
مین کسی کو دوسرے پر تمیز اور بڑائی نہین اسلامی
قانون سب مذاہب اور سب ملکون کے واسطے
ایکسان انصاف نجشتا ہے۔ ایک مسلمان۔ مسلمان ہونے
کی وجہ سے دوسری قوم والے پر فتح نہین پا سکتا اسلام
نے اپنی قوم کا ساتھ نہین دیا بلکہ صداقت کا یہہ اعتراض
ضرور کیا جائیگا کہ مسلمانون مین اس حکم اور تعلیم کے
برخلاف کرکے دکھایا ہے ہم اس امر کو مان لین گے
کہ جسطرح جیمس دوم شاہ انگلنڈ نے کتھولک مذہب

کا پیرو ہوکر کلرنڈن ناظم ایرلنڈ اور روچسٹر مہتمم
خزانہ عامرہ کو بوجہ پرائسٹنٹ ہونے کے ان جلیل عہدون
سے ایک ذلت کے ساتہ الگ کر دیا تھا اسی طرح مسلمانون
سے بہی غلطیان سرزد ہوتی رہی ہین اور بیشک اس
قسم کے تعصب مسلمانون کی طرف سے ظہور مین آئے
اور آتی ہین مگر یہہ کیا انصاف ہے کہ قوم کے برتاؤ
اور خیالات کو ایک قانون کے سر تہوپا جاتا ہے اس
مین قانون کا کیا قصور کیا اسلامی قانون نے ان کو
اس امر سے روکا اور ڈانٹا نہین اگر نہین ڈانٹا تو معترض
سچے ہین ورنہ خواہ مخواہ اعتراض کون نہین کر سکتا
تعزیرات ہند مین لکہا ہے کہ چوری کرنی اچہی نہین سزا
ملتی ہے اگر عملدرامد نہین ہوتا تو کیا اس سے یہہ سمجہا جائیگا
کہ تعزیرات ہند مین لوگون کو نقب زنیون اور ڈاکہ
مارنے پر اوکسانا ہے قرآن مجید مجموعہ قوانین اسلام
کا یہہ ہرگز منشا نہین کہ اوسکے احکام کے خلاف عمل
درآمد اور برتاؤ ہو لیکن آپ جانتے ہین کہ ایک مجموعہ
قوانین کے ماننے والے سارے کے سارے یکسان طبیعت
کے نہین ہوا کرتی ہین ہم خود کہتے ہین مسلمانون مین یہہ
نقص پیدا ہوگیا ہے کہ وہ مذہب کو بدنام کرکے اپنے
دین کا دشمن نکالتے ہین مین سچ کہتا ہون ان مسلمانون
کے واسطے یہ امر کوئی شایان نہین اور نہ ان کے اسی
خیالات اور اعمال سے اسلام کو کوئی رونق اور عزت
کی ڈگری ملتی ہے مجموعہ قوانین اسلام اسی اعمال
سے سخت نافر اور بیزار ہے اسلام ہرگز نہین چاہتا
کہ بے ایمانی اور دغا سے دوسری قومون اور دوسری
مذہب والون کا مقابلہ کیا جاے۔ تم نے پڑہ لیا ہے اسلام
صاف الفاظ مین کہہ رہا ہے ایک مسلمان کو دوسرے
ہندو یا عیسائی پر بوجہ اپنے اسلام کے کوئی حق فوقیت
اور دعوی برتری دنیوی معاملات مین حاصل نہین
ایک مسلمان کا کوئی حق نہین کہ دوسرے مسلمان سے
یہ آرزو کرے کہ عدالت مین دوسرے فریق کے مقابلہ
مین جو غیر مذہب کا ہے اوسکی رعایت کرے کیا ہم باوجود
ایسی صریح اور واضح حکم کے اسلام جیسے پاک مذہب پر
یہ الزام قائم کر سکتے ہین کہ وہ دنیوی معاملات مین
بالمقابل غیر مذہب کے اپنی مسلمانون کے جہوٹ موٹ
بہی فیصحت اور ٹہنا نہ ہوے دین جس شخص کا یہہ خیال
اور جس صاحب رای کی یہہ راے ہے دراصل وہ حق
بین نہین بلکہ حق کش ہے منافرت مذہبی دوسری شی
ہے کیا ہم اسقدر بہی ایمان نہین رکہتے کہ ایک حق بات
کا اظہار کر سکین ہاے افسوس ہم مسلمانون نے اسلام
کے پاک مسائل اسلام کے مقدس تعلیمات اور قابل
قدر ہدایات کو اپنی دلی بخارات سے آمیزش کرکے
رسوا اور بدنام کر دیا۔ مسلمانو خواب غفلت سے اٹہو
اور اپنی پاک مجموعہ قوانین کو غور اور عبرت کی آنکہون
سے دیکہو اوسے ناحق مین کیون بدنام کرتے ہو وہ
تو تمہین یہ کرتوتین نہین سکہاتا اسکا فیض تو صاف
ہے اسے کسی محک کی ضرورت نہین وہ کندن کے
طرح دمکتا اور موتی کے مثال چمکتا ہے مگر افسوس
ہم ہی اس سے مستفیض نہین ہوتے خدا ہمین ہدایت
بخشے کہ ہم اوسکی قدر کرین۔

انجیل مقدس مین حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین فلان فلان قوم کے واسطے نہین آیا مین صرف فلان فرقہ کے واسطے آیا ہون۔ اس سے ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ حضرت مسیح کے فیوض کا کہان تک اثر ہے وہ صرف ایک ہی قوم کو اپنی انوار اور برکات سے مستفید کرنا چاہتے ہین۔ برخلاف اسکے اسلام کسی کے ساتھ بغض نہین رکھتا دیکھو اسلام باآواز بلند پکار رہا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مذہب والے پر بلحاظ و باعتبار مسلمانی مذہب اور ملت کے دنیوی معاملات مین برتری اور فوقیت نہین رکھتا اسلام نے کسی جگہ یہہ تعلیم نہین دی کہ عرب اور ہند و ستان کے لوگون مین انصاف لینے مین کوئی تمیز اور مابہ الامتیاز ہے جس کٹہرہ مین ایک مسلمان کھڑا ہوکر انصاف لے سکتا ہے اسی مین ایک ہندو اور عیسائی انصاف پاسکتا ہی اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے باعتبار اوسکے مسلمان ہونے کے تائید کرتا ہی تو اس نے اپنی ڈیوٹی کو ایمانداری سے نہین پورا کیا اس نے واقعی ایک سخت بے ایمانی کی ہی جسکی سزا وہ ضرور دارالمکافات مین اٹھائیگا ضرور اٹھائیگا یورپ والون کے بقول ویب رسل صاحب امریکن نومسلم اب انکھین کھلی ہین اب انہون نے غور کرنا شروع کیا ہے کہ اسلامی دنیا مین کیا کچہ رکھا ہی۔ عزیز و غور اور انصاف کرو کہ اسلامی قانون نے تمہارے ساتھ کیا برائی اور کیا بدی کی کیا اس نے دنیوی معاملات مین تمکو مسلمانون سے غیر سمجھا ہے کیا وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے حقوق غصب کرین اگر رفع شر اور فساد کیلئے تم سے تمہارا ملک فتح کرکے جزیہ لیا ہے تو کیا ایسا عمل اور بادشاہون نے نہین کیا اور یا کیا نہین کرتے۔ کیا گورنمنٹ انگلشیہ نے ایک چہوڑ کر ہزارون تکسین نہین لگا رکہین کیا جن ملکون اور جن اقطاع کو اب گورنمنٹ نے زیر نگین کیا ہے انپر کوئی بار اور کوئی جزیہ نہین لگایا گیا سرحدی اقوام سے کیا لیا جاتا ہے۔ یہ تاوان کیا بلا ہے یہ حرجہ کیا چیز ہے ذرا انصاف کرو جزیہ کے لفظ سے کیون چڑتے ہو۔ اگر اسلامیون نے ایک ملک کو فتح کرکے مفتوحین سے امن کے قایم رکہنے کے واسطے جزیہ لیا تو کیا گناہ کیا کیا اسلامی لون نے پھر ان ذمیون کے حفاظت مال و جان مسلمانون کے طرح نہین کی کیا پھر یہی کالے گورے کا فرق رکہا گیا کیا پھر کسی مسلمان کو یہ جرأت اور حوصلہ ہوا کہ کسی جزیہ دہندہ کو ناحق ستائے۔ اور اگر کسی نے ستایا تو کیا اوسکو سزای کافی نہین ملی۔ برخلاف اسکے ذرا یورپ کے حکومتون کا عمل دیکھو کالے اور گورے کا فرق قیامت تک نہ جائیگا ایک سفید چمڑے والا دو چار سیاہ رنگ والون کو مار دے تو کوئی بات ہی نہین چیف کورٹ اور ہی کورٹ تک مقدمات گئے مگر کسی نے نوٹس تک نہین لیا کیا اگر اسلامی عدالتون مین یہ مقدمات اسلامی قوانین کے موافق فیصلہ ہوتے تو یہ ممکن تہا کہ مسلمان قاتل پھانسی پانے کے بغیر چہوٹ ہی جاتے اب کوئی دیندار مسیحی پادری مجون سے دریافت نہین کرتا کہ ابن اللہ کی پیروی کہلاکر یہ کیا ہو رہا ہے کیا صحف اناجیل نے انصاف کے بارے مین یہی تعلیم دی ہی غضب تو یہ ہی کہ اناجیل کے اسبارے مین کوئی نوٹس ہی نہین لیا توریت مین یہ مذکور تہا وہ اس شق مین آگر کہ "مجہسے اگلے سب کے سب چور اور بٹمار تہے" تعمیم پارینہ سمجہی گئی ہے۔ سلطان احمد از لاہور

جناب محمد الگزانڈر رسل وب صاحب کا لکچر بمبئی مین

جمعرات گذشتہ (۱۰ نومبر) کی شام کو کوا پچی انسٹیٹوٹ کا ہال جناب محمد لے آر وب صاحب کا لکچر اسلام پر سننے کی غرض سے لوگون سے بھر گیا تہا۔ اہل اسلام بمبئی کے متفرق جماعتون کے لوگون کے علاوہ ایک بڑی تعداد ہندؤن اور پارسیون کی بہی حاضر ہوی تہی جسوقت وب صاحب نے اپنا جلوہ دکہایا تو نعرہاے خوشی بلند ہوے اور بڑے زور سے تالیان بجین۔ جناب بدرالدین بن عبداللہ صاحب نے قاضی محمد صالح صاحب لونڈے کے صدر نشین بنے کی تجویز پیش کی جناب نجم الدین طیب جی صاحب نے اسکی تائید کی اور قاضی صاحب زیب دہ کرسی صدارت ہوے جناب وب صاحب دو گہنٹے تک برابر لکچر دیتے رہے۔ موقع موقع پر خوشی اور تحسین کے نعرے بلند ہوتے تھے لکچر کی ابتداء آپ نے اپنے خاص حالات زندگی سے کی۔ آپنے بیان کرنا شروع کیا کہ بچپن کا زمانہ کسطرح بسر ہوا جوانی کسطرح کٹی۔ عمر کا پچہلا حصہ کن باتون مین صرف ہوا۔ مذہب عیسوی سے کسطرح انکی تشفی نہ ہوی۔ علوم کیون کر ان کے مشکلات کے حل کرنے مین ناکام رہے۔ مذہب بدہ بہی جنکی تحقیق اونہون نے اخیر مین کی کیونکر غیر تشفی بخش ثابت ہوا۔ اور سب سے اخیر مین کسطرح اسبات کا یقین کامل حاصل ہوا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب۔ انسان کے عام ضرورتون کے مطابق اور نجات کے لئے سچا راستہ ہی۔ پھر انہون نے موجودہ اصول و عقائد مذہب عیسوی کی تردید کرکے دین عیسوی کے ابتدائی خالص اور اصلی اصول اور اسلام کے اصول و عقاید مین مشابہت ثابت کی۔ اور فرمایا کہ خدا کا دین جو ابتداءً حضرت آدم پر پھر حضرت نوح پھر حضرت ابراہیم اور دوسرے پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام پر اور سب سے آخر مین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا فی نفسہ ایک ہی ہی۔ فاضل مقرر نے عیسائی مصنفین کے اُن اعتراضون کا جواب دیا جو اسلام کے بعض مسائل جیسے کثرت ازدواج و پردہ وغیرہ پر عموماً کرتے ہین اور کہا کہ مسئلہ کثرت ازدواج کو فائدہ مندی کے ساتہ امریکہ مین جاری کر سکتے ہین۔ ان اعتراضون کا جواب دینے کے بعد وب صاحب نے اُن خرابیون کا تذکرہ بہی کیا جو یورپ اور امریکہ مین پہیل گئے ہین عیسائیون کے اس دعوی کا کہ عیسائی ممالک کی موجودہ تہذیب اور ترقی محض عیسائی تعلیم کا نتیجہ ہے اس بنا پر رد کیا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے وعظ جبل کے تعلیمات کو جو عیسائیت کے روح روان اور اصل اصول ہین فی الواقع تہذیب اور ترقی مین کچہ بہی دخل نہین ہوا۔ بلکہ یہ ظاہری دولت خود اسکے طالبون کی حریصانہ کوششون اور محنتون کا ثمرہ ہی آگے چلکر وب صاحب نے عیسائیون کے اس خیال کو کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے غلط ثابت کیا اور عیسائیون کے اُن مظالم کا جو یروسلم کے معارضی فتح کے وقت اُن سے ظاہر ہوے اور ان کی ناخدا ترسی اور بے رحمی کا جس سے انہون نے (عیسائیون نے) ساٹہ ہزار کے قریب مردون اور عورتون اور بچون کو قتل کیا اور اس سے زیادہ تعداد کو جلا کر خاک کیا تہا بیان کیا۔ مسیحی ممالک کے تعصب کا تذکرہ بہی درمیان آیا اور امریکہ مین اسلام کو شایع کرنے کی بارہ مین جو منصوبہ انہون نے ٹھان رکہا ہی اسکو بیان کیا۔ اخیر مین فرمایا کہ اسلام امریکہ مین پہیلکر گریٹ برٹن یا اہل انگلستان کے دلون کو مسخر کرکے افریقہ مین بے انتہا ترقی پاکر اور ہندوستان مین اسکی تجدید ہوکر سارے دنیا کا عام مذہب ہوجاویگا۔ لکچر کے اختتام پر جناب نجم الدین صاحب نے لکچرار کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پوری تقریر قریب اردو

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا +

منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل ؛ گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۳ | مطبوعۂ ۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے

قبول اسلام

(افریقہ مین)

ووائی واقع افریقہ کے بادشاہ نے اسلام سے مشرف ہوکر اپنے رعایا سے بھی تین لاکھ کے قریب آدمیون کو مسلمان بنایا ہے۔ علیگڈھ گزٹ۔

(راندیر مین)

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پور راندیر سے تحریر فرماتے ہین کہ جناب مولانا مولوی حافظ اسماعیل صاحب کے ہاتھ پر ایک مرد قوم راجپوت سے دوشنبہ گذشتہ ۱۶ ربیع الآخر کو مسلمان ہوا نام عبداللہ رکھا گیا۔

مسلمانون پر ناپاکی کا الزام اور عبداللہ کو ٹیلیم صاحب کا جواب

حال مین انگلستان کے ایک اخبار وسٹ ڈل سکس اوور ٹیزر نے ایک مضمون شایع کیا ہے جس مین مسلمانون پر عدم صفائی اور غلظت کا الزام لگایا ہے۔ اس کے جواب مین ڈبلیو ہیچ عبداللہ کو ٹیلیم صاحب نے اخبار مذکور کے اڈیٹر کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ اڈیٹر اخبار مذکور کو مخاطب کرکے وہ لکھتے ہین "تیسری ماہ حال (اکٹوبر) کی اشاعت مین آپ نے ہیضہ کے عنوان سے ایک مضمون شایع کیا ہے جو اسلام کے ان ہدایات کے نسبت جو صفائی کے بارہ مین ہین غلط خیالات کو پھیلاتا ہے"۔ آرٹکل ظاہر کرتا ہے کہ

عرب صفائی پسند نہین ہین۔ اسلام کے پیرو اس مقدمہ کی کہ صفائی کا درجہ خدائی سے دوسرا ہے بالکل ناواقف ہین کہ معظمہ کا حج بیان کیا گیا ہے کہ ہیضہ کا باعث ہے۔ اور اسوقت کی وبا مزار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم کے) بڑے اجتماع کی طرف ٹھیک طور پر منسوب ہونا چاہئے اس بیان سے انکار کرنے کا کوئی سبب نہین ہے۔ اسوقت جبکہ یہ مقدس شہر حجاج سے بھر گیا تھا اس مین ہلاکت اگر ہیضہ سے نہین تو اسی قبیل کی دوسری بیماری سے بڑی سخت تھی

"یہ تمام بیان بالکل سچوٹی سے خالی ہے مسلمان عرب اکثر مسیحی عیسائی اقوام سے نہایت پاکیزہ ہین۔ اہل اسپین و مالٹا اور یونانیون سے زیادہ پاک وصاف ہین اور جیسا کہ مجھہ ایسا سیاح جو مختلف اقوام مین بس کر تجربہ حاصل کیا ہو یقین کر سکتا ہے ہمارے پڑوسی ایرلنڈ والون سے بڑکر صفائی پسند ہین۔ پیروان اسلام پاکیزگی کی صورت سے ناواقف نہین ہین بلکہ معاملہ برعکس ہی مسلمانون مین پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "النظافتہ من الایمان" ایک عام مقولہ ہے"۔

"ہر مسلمان کے ذمہ جو اپنے مذہب کا پابند ہے بعض اعضاے بدن کا ۲۴ گھنٹون مین پانچ بار دہونا ضروری ہوتا ہے اور بعض مخصوص واقعات مین سارا بدن۔ اسکو ناخوردنی غذا جیسے سور کا گوشت یا مردار یا آپ سے آپ مرے جانورون کا گوشت اور نشیلی چیزون کے استعمال سے بالکلیہ احتراز کرنا لازم ہوتا ہے"۔

"علاوہ ازین قرنطینہ کی جو احتیاط عالم مین رواج پائی ہے اس کی بنیاد بھی اسلام ہی سے ہے اور اس کا رواج بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے کہ تمام لوگ جو امراض متعدیہ مین گرفتار ہوگئے ہون اپنے دوسرے ابنای جنس سے علحدہ رکھے جاوین اور ایسا شہر جسمین اس قسم کا مرض پھیلا ہوا ہو نظر بندی مین رکھا جاوے اور چند روز تک اندر والون کو باہر اور باہر والون کو اندر جانے کی اجازت نہ ملے۔ مطابق ہے"۔

"وبا کی نسبت مکہ کے حج کے طرف کرنے کے برخلاف جسطرح اپکا دعوی ہی۔ یہ یقینی بات ہی کہ ہیضہ یا اوسکے مانند کسی اور بیماری کا کوی واقعہ نہ مکہ مین نہ مدینہ مین صرف حج ہی کے موسم مین نہین بلکہ اس تمام سال مین نہین ہوا اور اسکا عدم وقوع ایشیا افریقہ اور بعض ممالک یورپ کے بے شمار آدمیون کے جمگھٹے کا لحاظ کرکے بے شک قابل غور ولحاظ ہے"۔

"مین آپ کے ناظرین سے اس امر کی درخواست نہین کرتا کہ محض میرے بیان پر ان باتون کو قبول کرلین وہ اپنے تیقن کے لئے قرآن وحدیث کے طرف رجوع کرسکتے ہین اور دوسرے باتون کے لئے برٹش کانسل جدہ کی رپورٹ کے طرف"۔ کوئیلیم صاحب اپنی اس تحریر کو ان الفاظ پر ختم کرتے ہین "کیا ان ایزک ٹیلر جیسے مستشنی اور فاضل انگریز کے فقرے کا نقل کرنا خاتمہ مین غالبًا بے محل نہ ہوگا جو لکھتا ہے۔ کہ ایک بت پرست قوم کے اسلام قبول کرنے سے غلاظت اور کثافت صفائی سے مبدل ہوجاتی ہی"

جواب نورافشان نمبر ۴۰ جلد ۲۰

اوٹیر صاحب نے اپنے ایڈیٹوریل مین اخبار سنگھہ سبھا کے کسی نامہ نگار کو جواب دیتے ہوے چمارون بلہارون مین دینداری وعیسویت کو اسطرح ثابت کیا ہی۔

قولہ ہم اس نادان اور متعصب وخودبین نامہ نگار اور اوسکے ہم خیالون سے اولًا یہہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ شریف آدمی کے کیا معنے ہین اگر ..... اسکے خیال مین وہ لوگ شریف ہین جو لمبی داڑہی۔ پیشانی پر سیاہ گھٹہ۔ ڈھیلا جبہہ۔ اور موٹے موٹے دانون کی تسبیح گلے مین ڈالے رکھتے ہین۔ تو یہی بڑا دھوکا کہاے ہوے ہین۔

کیونکہ قرآن مین صاف لکھا ہی کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ تحقیق خدا کے نزدیک تم مین بزرگ تر اور شریف تر وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ۔ جسکی تفسیر مین بیان کیا گیا ہے کہ بدعمل سید قریشی سرنگون دوزخ مین ڈالا جاویگا ۔ اور نیک عمل غلام حبشی بہشت مین داخل ہوگا وغیرہ وغیرہ

اقول فی الواقع صاحب نورافشان اس وقت حق و انصاف کے پیرو ہین کہ انسانی نجات کو بخلاف اپنے پولوس مقدس کے اعمال صالحہ پر حسب تعلیم قرآنی تسلیم کرتے ہین لیکن اسکے ذیل مین جو حضرت نے چہارون اور بلہارون بیوقوفون نادانون مین دینداری و خداپرستی کے وسیع مسائل کو محدود کیا ہے وہ محض روباہ بازی ہے ۔ کیونکہ اسکی کیا ضرورت ہے کہ تمام دنیا مین صرف چہار بلہا رہی عیسائی ہوکر دیندار کہلاوین ۔ اور وہ دینداری بہی اس قسم کی ہو کہ خدا کی پناہ ۔ مثلاً انجیل کے تین خداؤن پر ایمان لانا ۔ اور حسب دستور شراب و چرٹ پینا ۔ تمام حرام چیزین حلال سمجہہ کر ہضم کرنا ۔ جیسے جسمانی و روحانی ناپاک پہلے تھے ویسے ہی رہنا ۔ شریعت کو لعنت کہنا وغیرہ دینداری ہے ۔ پس ایسی دینداری فی الواقع نادانون بیوقوفون چہارون بلہارون پر ہی حسب تصریح نورافشان ختم ہے ۔ لیکن مین دریافت کرتا ہون کہ جب نادانون کو بقول آپکے خدا نے چن لیا ہے اور سنگہہ سبہا کا نامہ نگار بہی حسب تحریر آپکے نادان ہے لہذا اسکو بہی خدا نے چن لیا ہی پس خدا کے چیدہ پر اعتراض کرنا آپکی کونسی دینداری ہے ۔

ای خدا اور اوسکے سچے دین اسلام سے مخالفت کرنیوالی قومو اور لوگو غور کرو اور ڈرو کہ خداوند کا ممسوح یہ نہین تمہارے حق مین کیا کہتا ہے ۔ خداوند قومون کی مشورت کو ناچیز کرتا ہے ۔ وہ لوگون کے منصوبون کو باطل کر دیتا ہے ۔ خداوند کی مشورت ابد تک ثابت رہیگی اسکے دل کے منصوبے پشت در پشت جاری ہونگے خوشحال ہی وہ قوم جسکا خدا خداوند ہے اور وہی لوگ جنہین اوسنے پسند کرکے اپنی میراث کیا زبور ۳۳ / ۱۰-۱۲ ۔

اب نورافشان انصافا فرماوے کہ جسکا خدا خداوند اور جو اوسکی میراث ہی وہ کون قوم ہی ۔ وہ یہی قوم اہل اسلام ہے جسکا خدا خداوند اور جو ابتک بفضل خدا اوسکی موعودہ زمین پر قابض ہے ۔ آپکے نزدیک تو خدا حضرت مسیح علیہ السلام ہین اور آپکی قوم اسکی موعودہ زمین کی وارث نہین ۔ اسلام کا خدا وہی ہے جو توریت مین داؤد ۔ موسیٰ ۔ صموائل ۔ یشوع وغیرہ علیہم السلام کا واحد خدا ہے ۔ عیسائیون کا وہی خدا ہے جو معاذاللہ بقول اون کے تین روز تک مردہ رہا اور پہر آجتک کسی یہودی کو دکہای ندیا ۔ فقط الباقی عندالملاقی ۔

سید غلام مولی عطا از بوڈاہری ۔

بقیہ پیران کلیر کا میلہ

پادری اسکاٹ صاحب ۔ ہم تمکو جواب نہین دینگے ۔

مین ۔ کیا وجہ ۔

پادری صاحب ۔ ہم کو وعظ کرنے دو ۔

مین ۔ جب آپ ان اعتراضون کو رفع اور دین عیسوی کی صداقت ظاہر کرینگے تو یہ بہی وعظ ہی ہوگا ۔